ماتمِ انسانیت

انسان ہی ہے جو فرشتوں سے بہتر ہے اگر اپنی قوتوں کو امن و سلامتی کا وسیلہ بنائے اور انسان ہی ہے جو سانپ کے زہر اور بھیڑیے کے پنجے سے بھی زیادہ خونخوار ہے۔ اگر راہ امن و سلامتی کو چھوڑ کر بہیمیت اور خونخواری پر اتر آئے:

انا ھدیناہ السبیل اما شاکراو اماکفورا (الدھر)

ہم نے انسان کو راہ عمل و ترقی دکھلادی ہے۔ پھر یا تو ہماری ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں یا انکار کرنے والے۔

الم نجعل لہ عینین ولسانا وشفتین وھدیناہ النجدین؟ (البلد)

پھر کیا ہم نے انسان کو دیکھنے کے لئے دو آنکھیں اور زبان اور ہونٹ نہیں دیئے؟ بیشک دیے اور خیر و شر کی دونوں راہیں اسے دکھلادیں۔

یہی انسانیتِ اعلیٰ اور ملکویت عظمےٰ ہے جس کی تقویم و تکمیل کے لئے دین الٰہی اور شریعتِ فطری کا ظہور ہوا۔ اور یہی پیغامِ امن، رہنمائے صلح و صلاح اور وسیلۂ فوز و فلاح ہے جس کا دوسرا نام اسلام ہے۔ یعنی جنگ کی جگہ صلح، خون و ہلاکت کی جگہ عمران و حیات اور بربادی و خرابی کی جگہ سلامتی و امنیت ہے۔ وہ بتلاتا ہے کہ اگر انسان اپنی قوت ملکوتی اور فطرت صالح سے کام نہ لے تو وہ بڑے ہی گھاٹے میں ہے۔

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنو وعملوالصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر (العصر)

زمانہ اور اس کے حوادث گواہی دیتے ہیں کہ انسان بڑے ہی گھاٹے ٹوٹے میں ہے۔ مگر وہ لوگ کہ اللہ پر ایمان لائے، اعمال صالح اختیار کئے اور حق اور صبر کی باہم دگر وصیت کی:

وہ اشرف المخلوقات کہ صورت سے آدمی مگر خواہشوں میں بھیڑیا، محل سراؤں میں متمدن انسان مگر میدانوں میں جنگلی درندہ، اور اپنے ہاتھ پاؤں سے اشرف المخلوقات، مگر اپنی روح بہیمی میں دنیا کا سب سے زیادہ خونخوار جانور ہے۔ وہ کل تک اپنے کتابوں کے گھروں اور علم و تہذیب کے دارالعلوموں میں انسان تھا، پر آج چیتے کی کھال اس کے چمڑے کی نرمی سے زیادہ حسین اور بھیڑیے کے پنجے اس کے دندانِ تبسم سے زیادہ نیک ہیں۔

شیر خونخوار ہے، مگر غیروں کے لیے۔ سانپ زہریلا ہے، مگر دوسروں کے لئے، چیتا درندہ ہے، مگر اپنے سے کمتر جانوروں کے لئے۔ لیکن انسان، دنیا کا اعلیٰ ترین مخلوق، خود اپنے ہی ہم جنسوں کا خون بہاتا اور

(بقیہ ص ۱۹ پر)